امت، عصری چیلنجز اور حل

تعارف:- امتِ محمدیہ قرآن و سنت کی روشنی میں جسمِ واحد کی مانند ہے۔ جس کو ایک دوسرے کی ضروریات میں کام آنے اور درپیش مسائل کا مل کر حل نکالنے کی طرف راغب کیا گیا ہے۔ دورِ حاضر کے مسلمان، جو کہ اپنی قدامت پسندانہ سوچوں اور حرکتوں کی وجہ سے آج دنیا میں اپنی قدر و قیمت کھو چکے ہیں، اور مسلسل مختلف قسم کے مسائل کا شکار ہیں۔ جس میں عالمی سطح پر امت کے اتحاد کا فقدان، فرقہ واریت، مغربی میڈیا کی یلغار، غیر اسلامی اور غیر منظم طرزِ حکمرانی اور دیگر معاملات بھی شامل ہیں۔ جس کا حل نظریۂ وحدتِ امت کے تحت، علم اور اسلاموفوبیا کی عالمی سطح پر بروقت مقابلہ اور مخالفوں کی تردید میں ہے۔ تاہم امت کی عالمی سطح پر بدحالی کا شکار ہونا اور ان کا فوری حل نہ ہونا امت کو عالمی سطح پر ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا چکا ہے۔ بہرحال، اگر امت کے نقائص تشخیص کردہ اصولوں پر تیزی سے کام کیا گیا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ امت اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائے گی۔

اب ہم فرداً فرداً ان مسائل پر نظر ڈالتے ہیں جن کا شکار امت عصرِ حاضر میں واضح کیا جا سکتا ہے

امت کے عصری چیلنجز

عالمی سطح پر اتحاد کا فقدان

امت مسلمہ کو اس وقت درپیش مسائل میں سب سے بڑا اور سنگین مسئلہ امت میں اتحاد کا فقدان ہے جس کا فائدہ نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی طاقتیں بھی کافی حد تک اٹھا رہی ہیں۔ امت کے لیے بنائی گئی اسلامی کونسل کی ناکامی بھی اس وجہ سے ہوئی جس میں بیرونی طاقتوں مثلاً امریکہ اور مغرب نے مل کر اندرونی غداروں کے ساتھ مسلمانوں کے اکٹھا ہونے کی کوشش کو ناکام بنایا۔ اس فقدان کی وجہ سے آج مسلمان فلسطین اور کشمیر میں مظالم کا شکار ہیں۔

فرقہ واریت کا پروان

فرقہ واریت کی جڑیں حضور کریمؐ کے دنیا سے رخصت ہونے کے کچھ ہی سالوں بعد ہی جنم لینا شروع ہو گئیں اور بالآخر امام حسینؓ کی شہادت کے بعد امت کو دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ثابت ہوئی۔ جس کی وجہ سے مسلم امت میں آج ایک بڑے پیمانے کا اختلاف ہے اور امت میں عدم برداشت بڑھتا جا رہا ہے

دیا ہے۔

مغربی میڈیا کی یلغار: اسلاموفوبیا

مغربی دنیا، خصوصاً امریکہ اپنا عالمی سطح پر تسلط غلبہ قائم کرنا چاہتا ہے جس کو 57 اسلامی ممالک کا اتحاد ایک نظر نہیں بھاتا۔ اور وہ اپنے اتحادی ملکوں اور خود آگے بڑھ کر مختلف دہشتگردی کے واقعات جیسا کہ 9/11 کروا کر اسلاموفوبیا پھیلانے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔

غیر اسلامی طرزِ حکمت

اسلام جو کہ طرزِ حکمت کے اصول وضع کر چکا اس میں لوگوں کی رائے کو خدا کی رائے سے مطابقت دی جاتی ہے۔ بلکہ آج اسلامی ممالک میں عوام کی رائے کو نہ تو اچھا سمجھا جاتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ جبکہ حکمران کی رائے ہی آخری فیصلہ اور قانون مانی جاتی ہے جس کی وجہ سے ملکی اختلافات جنم لیتا اور اندرونی انتشار کا باعث بنتا۔

سائنسی میدان میں تنزلی

سائنس جو کہ انسان کی ترقی میں ایک کلیدی کردار رکھتی ہے اس کا ایک بڑے پیمانے پر امت میں

فقدان پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مسلمان مغربی دنیا کی طرف انحصار دیکھتا ہے اور نئے جدید دور کے تقاضے پورے کرنے کے لیے مغرب کی سائنسی خدمات کا منتظر رہتا ہے۔

ایجادات اور ٹیکنالوجی کی طرف رغبت نہ ہونا

بہت سے اسلامی ممالک چونکہ اپنی سائنسی ترقی کی طرف دھیان نہیں دے پاتے جس کی وجہ سے انہیں مغرب کی ایجادات اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہونا پڑتا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں ایجادات اور ٹیکنالوجی کی طرف رغبت ختم ہوتی نظر آتی ہے جس کا ثبوت نوبل پرائز کا مسلم دنیا میں فقدان قائم کرتا ہے۔

دہشتگردی اور مسلمان

چونکہ دورِ حاضر میں اسلاموفوبیا کی وجہ سے دہشتگردی کو ایک بڑے پیمانے پر اسلام اور مسلمان کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو مختلف ممالک کے لوگوں میں عدم برداشت ایک بڑے پیمانے پر دیکھنا پڑتی ہے۔

اندرونی انتشار ملکی سطح پر

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی وجہ سے ایک اندرونی شگاف پیدا ہو گیا ہے جس نے امت کے اتحاد کو کافی حد تک نقصان پہنچایا اور اب اس کی وجہ سے مختلف اسلامی ممالک وقتاً فوقتاً انتشار کا شکار نظر آتے ہیں مثلاً لیبیا، عراق، شام وغیرہ

(امت کے عصری چیلنجوں کا مناسب حل)

عالمی اتحاد امت: نظریہ وحدت امت

مسلمانان اسلام چونکہ اس وقت عالمی سطح پر تنزلی کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے امت میں وحدت کا تصور اس حد تک ختم ہوتا نظر آتا ہے جس کے لیے امت کا عالمی سطح پر ایک ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی امر کے لیے امت کو ان بنیادی اصولوں کی طرف رخ کرنا ہوگا جو دورِ نبوی میں استعمال ہوئے۔ اس کے دورِ حاضر میں استعمال کی مختلف اشکال ہو سکتی ہیں مگر امت حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک جسم کی مانند ہے۔ اس لیے امت کو چاہیے کہ عالمی اتحاد کے لیے اسلامی عالمی کونسل کو فعال رکھے اور اندرونی تنازعات کا قلع قمع کرے۔

علم کی شمع: فرقہ واریت کا خاتمہ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر حدیث کی رو سے فرض ہے۔ اب اگر ہم خصوصاً اسلامی یعنی قرآنی علم کی بات کریں تو اس کا سب سے بڑا فائدہ امت کو فرقہ واریت ختم ہونے کی صورت میں مل سکتا ہے۔ اس کے لیے غیر عربی ممالک یعنی عجمی اسلامی ملکوں میں عربی کو قومی سطح پر ترقی دینے سے خدا کے پیغام کو پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہوگی جس سے فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔

مغربی میڈیا، اسلاموفوبیا: عالمی اسلامی میڈیا

مغربی میڈیا کی اسلامی علوم، حکمتوں، خصوصاً بالخصوص اسلام کے خلاف جو ایک پکا شروع ہے اس کو کنٹرول کرنے کا واحد حل عالمی اسلامی میڈیا کا قیام ہے جو کہ بروقت غیر مسلم قاریوں اور خصوصاً اسلاموفوبیا کے متعلق عوام کی رائے اور مغربی لوگوں کی رائے کو متاثر کرے۔

اسلامی مرکزِ حکمت کا اجرا

"وامرھم شوریٰ بینھم" (القرآن)

"وشاورھم فی الامر" (القرآن)

جیسا کہ اسلامی حکومت کی بنیاد اسلامی اصول
عالم گیر [illegible] شریعت [illegible] جس
کے عامل [illegible] پر انحصار [illegible] اور
اندرونی اختلافات [illegible] وقت کے ساتھ
میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن [illegible]
[illegible] اسلامی حکومتوں کو اسلام کے
بنیادی اصولوں کو [illegible] مرتب [illegible]
کی ضرورت ہے۔

اسلامی سائنسی علمی جامعات کا قیام

اسلام کے ماننے والوں کا حجم جتنا [illegible]
[illegible] ملتا [illegible] ایجادات کی
طرف رجحان ملتا ہے۔ اس کی وجہ [illegible]
عوام اور حکمرانوں کا سائنس کو بنیادی اہمیت
نہ دینا اور [illegible] معاشی [illegible]
[illegible] سائنس کی
ترقی سے منسلک ہو رہی ہے۔

اجتہاد اور اجماع کا اجرا

جو کہ نظام حکومت اور مختلف معاملات پر
لوگوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہوتا ہے اور

آج کے جدید دور میں مسلمانوں کو سائنسی اور ایجاداتی علوم کو تحفظ دینے اور تعلیم دینے کے لئے اجتہاد اور اجماع کی عالمی سطح پر ضرورت ہے۔

عالمی اسلامی انسدادِ دہشتگردی کے ادارہ کا قیام

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے جدید دور میں دہشتگردی کو اسلام کے ساتھ جوڑ کر مغربی میڈیا نے اسلاموفوبیا پھیلایا اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ اسی طرح مغربی دنیا اسلامی اتحاد کی مخالفت کے لئے مختلف دہشتگردی کے واقعات کو اسلامی ممالک میں سرپرستی انجام دے کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی تگ و دو میں مصروف عمل ہے جس کا تدارک صرف اور صرف آپس میں تعلقات کے معاملات اور عالمی سطح پر انسدادِ دہشتگردی کے ادارے کے قیام سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

عام عوام کے روزگار اور امن کا تحفظ

اسلامی ممالک میں موجود اندرونی بغاوتی تحریکیں عوام کو اس بات کی طرف راغب کرتی ہیں کہ وہ حکمران جو عام عوام کو روزگار نہ امن اور اس کے وسائل کا حق ملکی دینا اچھا نہیں لہذا ان ملک میں منفی تحریکوں کا آغاز ہو جاتا اور بغاوت اور انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے

تمام مسلم ممالک کو مل کر ایک معاشی یونین کا
قیام کرنا چاہیے جس سے ہر ملک میں یونین کو
بانٹ سے اور باآسانی روزگار کا مرتبہ حاصل ہو سکے

حاصل کلام :-

اسلام جو کہ ایک امن پسند مذہب ہے، اس
وقت عالمی سطح پر تنزلی کا شکار ہے جس کی
وجہ سے امت کی وحدت کو کافی حد تک
نقصان پہنچا اور عالمی سطح پر مسلمانوں اور
اسلام کے پیغام کو نقصان بھی پہنچایا۔ اس
میں اغیار یا تقدیروں کا اتفاق کا ہے جو اندرونی
نااتفاقی بھی اس میں برابر کی شریک ہیں۔ جس کا
تدارک ہے اور پیدا ہونے والے جھگڑے حل سے ہی
ممکن ہے جو کہ امت کو دوبارہ وحدت میں
لے آئے جس کے امت میں مختلف مسائل کی
وجہ سے افتراق ہے۔ لہٰذا ضرورت اس
عالمی اسلامی اتحاد کی ہے جس کی بنیاد
نبوی دور میں رکھی گئی تھی۔

Question: 2

(اجتہاد کا مفہوم، تصور، مجتہد، عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت)

تعارف:-

اجتہاد اسلامی قوانین کی اساس ہے جس کی بنیاد پر دورِ حاضر، ہر دور کے مسائل کو حل کرنے اور اس کے مطابق قانون سازی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ چونکہ اجتہاد قرآن و سنت پر قائم ہوتا ہے۔ لہذا یہ امت پر پابند ہوتا ہے کہ وہ اگر مجتہدین کی وضع کردہ کسی اجماع کی شکل اختیار کر جائے تو وہ اس کی پابندی کریں۔ جو لوگ اجتہاد کے عمل کو سرانجام دیتے ہیں وہ قرآن و سنت، دنیاداری، باکردار اور اعلیٰ اخلاقیات اور عقلی مسائل کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ چونکہ مسلمان اور اسلام کو اس وقت مختلف مسائل کا سامنا ہیں، جس کا حل اگر صرف اور صرف اجتہاد میں ہے۔ جس کے ذریعے سے نا صرف درپیش مسائل مثلاً بینکاری وغیرہ جیسے مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے بلکہ اسلامی قوانین کا حکم بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اب ہم جامع طور پر اجتہاد کا مفہوم اور تصور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی امت کو دورِ حاضر میں اشد ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

اجتہاد کا مفہوم:

اجتہاد لفظ جہد سے نکلا ہے، جس کے معنی کوشش کرنا، حل نکالنا وغیرہ کے ہیں۔

وہ معاملات زندگی جس کی انسان کو قرآن و سنت میں واضح رہنمائی نہ ملے، اس سلسلے کی جانے والی کوشش کو اجتہاد کہتے ہیں، جو یہ کوشش کرتا اس کی مجتہد کہتے ہیں جس کو مجتہد کہتے ہیں اور جو لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں اسے مقلد کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جب اسلام وسیع پیمانے پر نہیں پھیلا تھا، اس وقت چند صحابہ کو اجتہاد کی اجازت تھی۔

اجتہاد کی حجت (ثبوت) میں حدیث معاذ اللہ دلالت کرتی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا اور پوچھا تھا

"فیصلہ کیسے کرو گے؟ آپ نے کتاب اللہ سے، پھر پوچھا اگر وہاں نہ پاؤ، فرمایا سنت سے، پھر پوچھا اگر وہاں بھی نہ پاؤ، فرمایا پھر عقل کو استعمال کر کے پوری ایمانداری سے قرآن اور سنت کے اصولوں کے مطابق فیصلے کروں گا۔ جس پر آپ نے فرمایا میں خوش ہوں اپنے رب سے جس نے اپنے نبی کی رہنمائی کا سامان آسان کر دیا۔"

تصورِ اجتہاد

وہ مسائل جن کو عام اور خاص لوگ بھی ظاہر اور باطنی طور پر سمجھنے سے قاصر ہوں وہ مجتہد کے ذریعے مختلف مسائل کا حل کرواتے ہیں، جو کہ قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے

شرائطِ اجتہاد

مجتہد کا ہونا	مسئلے کا ہونا
قرآن کے مطابق حل	مجتہد کے بارے نیک رائے ہونا

اجتہاد مسلمانوں کی ہر دور میں پیش آنے معاملات میں قرآن و حدیث کی روشنی میں رہنمائی فراہم اصول وضع کر دینا، جس کی وجہ سے عام عوام کو اپنے معاملات زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کسی قسم کا خرابی / ناراضگی کا خدشہ نہیں رہتا۔ اجتہاد جب اجماع کی شکل اختیار کرے تو قانون بن جاتا اور نبی ﷺ کی ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق **"میری امت کسی غلط چیز پر متفق نہیں ہوگی"** اس بات کا ثبوت ہے کہ اجتہاد اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا

مجتہد کی خصوصیات

فقہ کا علم رکھنے والا:

جیسا کہ اجتہاد کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ قرآن و حدیث کے علم کی روشنی سے ہے جس میں عوام کے ساتھ ہے۔ تو اس امر کی اجتہاد کرنے والے میں خاص ضرورت ہے کہ وہ پورا فقہ کا علم رکھتا ہو تاکہ قرآن و حدیث کا مفہوم با آسانی سمجھ سکے۔

قرآن و سنت کو سمجھنے والا:

چونکہ اجتہاد میں بنیاد قرآن و سنت کو کہتے ہیں، جس کے صحیح معنوں میں علم نہ ہونے کی وجہ سے خطا سرزد ہو سکتی ہے۔ جس سے بچاؤ کے لئے مجتہد کو صحیح معنوں میں قرآن و سنت کی سمجھ بوجھ ضروری ہے۔

دنیاداری کا علم

اجتہاد کا مقصد ہر دور میں آنے والے مسائل کا حل تلاش کر کے قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کی مدد کرنا ہے۔ اگر مجتہد دنیاداری کا اس طرح سے علم نہیں رکھتا ہو اور دنیاوی معاملات پر گہری نظر نہ ہو تو خطا کا اندیشہ موجود رہتا۔

Scanned with CamScanner

اخلاقی پاکی:

مجتہد کا اخلاقی طور پر پاک ہونا نہایت ہی ضروری ہے تاکہ وہ مخالف نظریات کو اخلاقی طور پر قبول کرے اور مؤثر طریقہ سے ان کا جواب دے۔ اگر مجتہد کا غصہ اس کے فیصلوں پر غالب آتا گیا تو خطرہ کا اندیشہ موجود رہے گا۔

~~دورِ حاضر کی نظر~~

دورِ حاضر کے مجتہدین کی نظر میں پاکیزہ کردار

انسان خطا کا پتلا ہے۔ جس کو ہر وقت اصلاح کی ضرورت درپیش رہتی ہے۔ ایسا ایک ایسا شخص جو اپنے دور کے حاضر مجتہدین کی نظر میں بھی پاک ہو اور اجتہاد کرے تو اس کا اجتہاد قابلِ بحث اور قبول ہو سکتا۔ کیونکہ کردار کی پاکیزگی کا تعلق خدا کے ساتھ مخلصانہ تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح پاکیزہ کردار والے مبلغ اس اجتہاد میں خطاؤں کے اندیشہ کی طرف چلے جاتے ہیں۔

مجتہدین کی اقسام

- مجتہد التشریح
- مجتہد المذہب
- مجتہد المسائل
- مجتہد مقید

جیسا کے علم معاشیات کا ماہر بیالوجی میں کوئی تعاون نہیں کر سکتا کیونکہ علم کی نوعیت مختلف ہوتی اس طرح مجتہدین کی اقسام ہیں۔

Scanned with CamScanner

(دورِ حاضر میں اہمیت)

دورِ حاضر کے مسائل کا حل

جیسا کہ امت اجتہاد کا دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے مختلف مسائل کا شکار ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے آنے والے وقتوں کے مسائل کا حل دورِ حاضر و وقتوں کا مسائل کا حل ممکن نہ ہو سکا اور امت میں ایک مایوسی کا رجحان پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ اجتہاد کی وجہ سے دورِ جدید کے مسائل مثلاً پیوند کاری، ٹیوب والے بچے، چاند کی سائنس پیدائش، اسلامی بینکاری وغیرہ۔ اجتہاد ان مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

قانون سازی میں معاونت

جیسا کہ اسلام میں جدید سیاسی نظام شوریٰ کی رائے پر منحصر ہے۔ اس کے لئے اجتہاد ایک معاون ذریعہ ہے۔ مختلف قسم کے مسائل مثلاً انشورنس جیسا کاروبار کے لیے بل اور ان کے حقوق و جائیداد کی تقسیم کا مسئلہ، قانونی مسائل، علاوہ ازیں عصمت دری میں فرانزک کا استعمال وغیرہ اجتہاد اور جو بعد میں اجتماعی مجلس شوریٰ ان تمام مسائل کو باآسانی حل کر سکتی ہے۔

امت کے اتحاد کا ذریعہ

جیسا کہ امت اس وقت بٹ چکی ہے اور دو
مخصوص گروہوں میں منقسم ہو گئی ہے۔ جس کا اتحاد
دور حاضر کا تقاضا ہے۔ مختلف مسالک کے علماء
مجتہدین بذریعہ اجتہاد اس امر کو قائم کرنے
میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں

حاصل کلام :-

اجتہاد مسائل قانون سازی کا وہ واحد
ذریعہ ہے جس سے نہ صرف جدید مسائل کے
مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ آنے والے لوگوں
کے لیے اجتہاد کی بنیاد بھی مضبوط ہو سکتی
ہے۔ تاکہ وہ اپنا وقت ضائع کیے بغیر
قرآن و سنت کی روشنی میں ترقی کر سکیں۔ البتہ
ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اس بات
کا یقین بنائے ہوئے قوانین پر عمل کروایا اس وقت
حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ملک میں
شامل لوگوں کو مجتہدین والی منزلت پر لانا
بے حد ضروری ہے تاکہ وہ لوگ امت کے
مسائل کا فوری تدارک کیا جا سکے